حقائق المذاہب

مصنفہ

مولوی سید محمد حسین آغلب موہانی

جسمین

مختلف اسلامی فرقون خصوصاً فرقہ شیعہ کے حالات مع اسباب و وجوہ افتراق و
امتیاز درج ہین اور شیعون کے ملکی تنزل و ترقی وغیرہ کا بیان ہے اور

جسکو کہ

بہ اسم ہمایون و بنام اقدس اعلی حضرت ظل سبحانی و خلیفۃ الرحمانی
ناصر الدین شاہ قاجار بادشاہ ممالک محروسہ ایران خلد اللہ ملکہ موسوم و منسوب کیا گیا

مطبع آریائن ورما برادران پریس معو لویگنج لکھنؤ مین طبع ہوئی

زیدیہ کے لوگ بنیس لاکھ سے شاید ہی کچھ زیادہ ہون۔ فرقہ زیدیہ کے پیروسوائے اون خاص ملکون کے اور کہین نہین ہین۔ نصیری فرقہ کے لوگ افغانستان اور کوہ ہندوکش کے اوس جانب کثرت سے سکونت پذیر ہین اور اسماعیلی فرقہ بمبئی اور دیگر مقامات مین تجارت کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے شافعی اور مالکی اور حنبلی اور حنفی افریقیہ اور یورپ اور عرب اور وسط ایشیا اور افغانستان مین بہ کثرت پائے جاتے ہین۔

ایران مین شیعہ اثنا عشری کی حکومت اور آبادی کثرت سے ہے۔ ایشیائی فرقے سے اسلام کو جو صدمہ پہونچا وہ بہت بڑا صدمہ تھا۔ لیکن جب سے یورپ کا سیلاب دُنیا مین پھیلا ہے ان کی پولیٹکل طاقت کو زوال آگیا ہے اور اگر اس زمانہ مین بھی یہ مذہبی اور ملکی اتحاد پیدا نہ کرینگے تو لقبیہ مسلمانون کی حکومتون کی کیا چیز نظر نہین آتی ہے۔

انگریزون کو حکومت مین جو مذہبی آزادی ہر فرقہ کی حاصل ہے وہ بڑی قابل قدر ہے ورنہ اس سے قبل مسلمانون کی حکومت مین جب سُنیون کی

حکومت ہوتی تھی تو شیعون پر ظلم کیے جاتے تھے اور
علے ہذا شیعون کی حکومت مین سُنیون کا یہی حال تھا
یہ ظلم و جبر مذہبی اب نام کو نہین ہے۔ فقط

دریافت ہوا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے حملہ آوری کے زمانہ مین اسمعیلی
شیعون کا اقتدار ملتان مین تھا مگر اوس بادشاہ نے جیسا کہ مستند تاریخ طبقات
اکبری سے معلوم ہوتا ہے اونکو اوس ملک کی حکومت ہی سے محروم نہ کر دیا
تھا بلکہ اونکے ہاتھ اور پاؤن قلم کرڈالے تھے اور اس ایذا اور تکلیف سے
اونکو مع اونکے زن و بچہ کے قتل کرا دیا تھا عہد فیروز شاہ تغلق مین ایک دستور العمل
انتظام جاری ہوا تھا جسکی ایک دفعہ یہ بھی تھی کہ شیعہ اسماعلیہ یا اور شیعہ کوئی
کتاب مذہبی نہ لکھنے پائین اور جو لکھی ہین وہ جلادی جائین - یہ سچ ہے کہ ہمایون
بادشاہ نے ایران کے واپسی کے بعد اوس وعدہ کے بموجب جو شاہ طہماسپ
صفوی سے کیا تھا مذہب امامیہ کو ہندوستان مین رواج دیا تھا مگر یہ
صحیح نہین ہے کہ زمانہ ہمایون مین اس مذہب کی بنیاد قایم ہوئی تھی کیونکہ
ہمایون بلکہ صاحبقران سے بیشتر یہ مذہب رائج تھا اور قصبات وغیرہ مین
شیعہ سادات کی آبادی ہو چکی تھی دکن اور کشمیر مین شیعون کا اقتدار تھا جبکہ
ایران مین صفویہ خاندان کی حکومت قایم تھی تو ہندوستان مین قزلباش
جو اوس زمانہ مین سُرخ کلاہ مشہور تھے سفارت لیکر برہانپور وغیرہ مین گئے
تھے مگر اونکی تحقیر اور ہتک بوجہ مذہبی تعصب کے درباروں مین سمجھی جاتی تھی
مختلف خلافتون کا مختصر حال لکھکر اور نتایج پیدا کر کے مصنف نے
ثابت کیا ہے کہ مذہبی پیشواؤن اور رہادیون کی تعلیم کس رنگ ڈھنگ
کی تھی اور زبردست دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ مذہب وہی حق بجانب ہے
جسکے پیشوا اور رہادی کا دوران حیات ناجائز دنیوی ہوا و ہوس کی آلایش

سے پاک و مصفا ہو مصنف کا یہ خیال نہایت سچا ہے کہ شیعون کو اپنے
مقابل کا فرقون کی حکومت مین کبھی ایسی آرام و اسایش حاصل نہین ہوئی
جیسکی برٹش گورنمنٹ کے زمانہ مین حاصل ہے۔ واقعی جب اسلام فرقون
مین تقسیم ہوگیا اور شیعون کو حکومت کا موقع ملا تو اونھون نے کسی فرقہ کو مجبور
اور ضعیف کر رکھا تھا اور شیعون پر تو ایسا ظلم و جبر ہوا کہ حیطہ بیان سے
خارج ہے مگر گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے عہد مین اونکو مذہبی آزادی
حاصل ہے یہ۔ پانچوین کتاب ہے جسکو کہ مصنف نے نہایت قابلیت اور لیاقت
سے لکھا ہے اور اس سے پیشتر چار تصنیفات مصنف کی اور مشہور اور معروف
ہین۔ اول۔ اسلام و مسلمانان۔ دوئم۔ اسلام کا عدالتی و ملکی انصاف۔
سوئم برکات الاسلام۔ چہارم۔ روس و انگلستان۔ آخر الذکر کتاب
پولٹیکل مقاصد کے متعلق لکھی گئی تھی اور یہان تک اوسکی شہرت ہوئی کہ
شاہ جمجاہ ایران اور امیر عبدالرحمن خان امیر افغانستان نے معرفت اپنے
ایجنٹ اور سفیر کے مصنف سے طلب کرکے ملاحظہ فرمایا تھا حضور لارڈ
لیسڈون گورنر جنرل کشور ہندوستان اور سابق لفٹننٹ گورنران احاطہ
پنجاب ممالک مغربی و شمالی اور اودھ نے اوسکو نہایت ہی پسند کیا تھا اور
مسٹر ڈیمبری سیاح وسط ایشیا نے جنکو حضور سلطان روم سے رشید
اقتدی کا خطاب ملا ہے اس کتاب کو بوڈاپسٹ واقع اسٹریا سے
طلب کیا منجملہ چھٹیون کے جو مصنف کے پاس موجود ہین ذیل مین
دو چھٹیان درج کیجاتی ہین ایک حضور لفٹننٹ گورنر پنجاب اور دوسری